تحریک طالبان پاکستان کے حوالے سے مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کے حالیہ بیان کے متعلق

امیر تحریک طالبان پاکستان

مفتی ابو منصور عاصم نور ولی محسود حفظہ اللہ

کا وضاحتی بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ، اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورۃ التوبۃ: 119)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! ہمارا تعلق اہل سنت والجماعۃ سے ہے، ہم علماء اور رجالِ دین کی قدر دل وجان سے کرتے ہیں، چہ جائے کہ ان کی توہین وتحقیر کریں، حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (زیدَ مجدُہ) تو موجودہ دور میں چوٹی کے عالم ہیں، ان کا علمی مقام اپنی جگہ مسلم ہے مگر مفتی صاحب نے جو بیانیہ ہمارے حوالے سے دیا ہے ہم اس کی وضاحت اس لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر ادب واحترام کی وجہ سے ہم خاموش رہیں تو کہیں ہم مسلمانوں کی لا تعداد قربانیوں کے ساتھ خیانت کرنے والوں میں شمار نہ ہوجائیں۔

مفتی صاحب نے جو یہ بات کہی ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اس کے خلاف مسلح جنگ کھلی بغاوت ہے۔

اس بارے میں عرض ہے کہ موجودہ جنگ کی ابتداء ہم نے نہیں کی ہے، بلکہ ہم نے تو امارت اسلامی افغانستان کے خلاف حملہ آور امریکا اور اس کے اتحادیوں کے خلاف اپنے مقدس جہاد کی ابتداء کی تھی، مگر پاکستان کی حکومت اور افواج نے اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان سے ڈالر بٹورنے کے لئے ہماری آزاد سرزمین پر ہمارے یہاں پناہ گزین مہاجرین کے خلاف اپریشنز شروع کئے، جس کے ردعمل میں ہمارے استفتاء کے بغیر پاکستان کے موقر دینی اداروں کے ساتھ تعلق رکھنے والے پانچ سو سے زائد جید وممتاز علمائے کرام نے افواج پاکستان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا، جو بعد میں "وانا اپریشن سے متعلق علماء کا متفقہ فتویٰ" کے نام سے بار بار شائع ہوا، چنانچہ ہم نے اس فتوے اور اس جیسے دیگر اکابر کے فتاویٰ جات کی روشنی میں اپنے جہاد کا رُخ پاکستان کی طرف بھی موڑ لیا۔

!تو جب پہل ہماری طرف سے نہیں تو ہمیں کیوں موردِ الزام ٹھہرایا جارہا ہے؟

اور ساتھ میں یہ بات بھی ہے کہ بغاوت تو امام برحق یا امام عادل کے خلاف ناحق قیام کی صورت میں ہوتی ہے، جیساکہ البنایۃ شرح الہدایۃ میں بابُ البغاۃ کے تحت ہے: فَاَهْلُ الْبَغْیِ هُمُ الْخَارِجُوْنَ عَلٰی اِمَامِ الْحَقِّ بِغَیْرِ حَقٍّ.

جبکہ ہمارے نزدیک پاکستان کے حکمرانوں کو امام عادل کی حیثیت دینا قطعاً درست نہیں، کیونکہ انہوں نے عالم اسلام اور کفر کے درمیان جاری جنگ میں دہشت گردی کے نام پر عالمی دہشت گردوں (امریکا ونیٹو) کا ساتھ دیا، افغان ملت اور عراقی عوام کے خلاف امریکی بربریت کا ساتھ دیا، امیر المؤمنین ملا اختر منصور رحمہ اللہ کو امریکی مفادات کے لیے شہید کروایا، سفارتی اور اسلامی

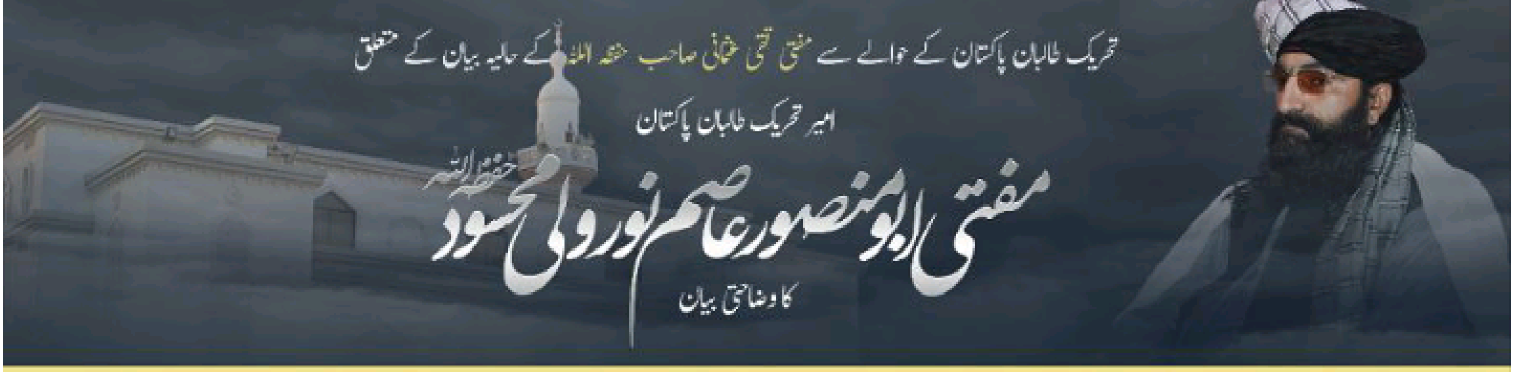

اصولوں کو پامال کرتے ہوئے طالبان سفیر ملا عبد السلام ضعیف صاحب کو بڑی بے عزتی کے ساتھ امریکا کے حوالہ کیا، امریکی خوشنودی کے لیے سابق طالبان وزیرِ دفاع مولانا عُبید اللہ اخند صاحب کو گرفتار کرکے شہید کیا، ہر دلعزیز شخصیت افغان جہادی رہنما استاذ یاسر صاحب کو گرفتار کرکے سالہا سال سے لاپتہ کیا، افغان طالبان کے خلاف امریکا کو فضائی، زمینی اور بحری راستے اور اڈے دیئے، انہیں لاجسٹک سپورٹ مہیا کی، پاکستان کی سرزمین سے افغان مسلمانوں پر 57 ہزار حملوں کی سہولت کاری کی، جس کے نتیجے میں اُس وقت کی واحد اسلامی حکومت سقوط سے دوچار ہوئی اور لاکھوں مسلمان شہید ہوئے، چھ سو سے زائد عرب مجاہدین ومہاجرین کو ڈالروں کے بدلے امریکہ کے سپرد کیا، قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکا کے ہاتھ فروخت کیا، دونوں اطراف سے مجاہدین کا راستہ روکنے کے لیے امریکہ کے کہنے پر اپنی مشرقی سرحد سے مغربی سرحد پر ڈیڑھ لاکھ فوج کو لا کھڑا کیا، امریکی حکم پر اپنے مسلمان عوام کے خلاف المیزان اپریشن سے لیکر رد الفساد تک بیشمار اپریشن کیے، پاکستان کی ظالمانہ پالیسیوں کی مخالفت کرنے والے جامعہ فریدیہ کے مہتمم وخطیبِ لال مسجد مولانا عبد اللہ صاحب، مفتی نظام الدین شامزئی صاحب، شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی صاحب، شیخ ولی اللہ کابلگرامی صاحب، غازی عبد الرشید صاحب، شیخ نصیب خان صاحب، مولانا سمیع الحق صاحب اور ڈاکٹر عادل خان صاحب رحمھم اللہ جیسے دسیوں علمائے حق کو شہید کروایا، اپنی قوم کی باحیاء طالباتِ جامعہ حفصہ کو فاسفورس بموں سے بھون ڈالا، قبائل میں سینکڑوں مدارس ومساجد کو مسمار کیا، لاکھوں قبائلی مسلمانوں کو اپنے گھروں سے بے گھر کرکے آئی ڈی پیز بننے پر مجبور کیا، حدود آرڈیننس جیسے دیگر قوانین کو منسوخ کرکے ان کی جگہ ایسے قوانین کا اجراء کیا جن سے وطنِ عزیز میں فحاشی وعریانی کو فروغ ملا، چنانچہ ٹرانس جینڈر بل، میراتھن ریس اور زنا بالرضا کی حوصلہ افزائی جیسے امور اس کی واضح مثالیں ہیں۔

ہم کس طرح پاکستان کے حکمرانوں پر امامِ عادل کا اطلاق درست مان سکتے ہیں؟! ان پر تو مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ پوری طرح منطبق ہوتا ہوا نظر آتا ہے، جو کفایت المفتی جلد: 1، صفحہ 139 میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

واولی الامر منکم سے علماء یا حکام مسلمین مراد ہیں، یعنی ایسے حکام جو مسلمان ہوں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق احکام جاری کریں۔ ایسے مسلمان حاکم جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف حکم جاری کریں من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون میں داخل ہیں، اور خدا اور رسول کے خلاف حکم جاری کرنے والوں کو قرآن پاک میں طاغوت فرمایا گیا ہے۔ اور طاغوت کی اطاعت حرام ہے۔ پس جو شخص ایسے حکام کو جو الٰہی شریعت اور آسمانی قانون کے خلاف حکم کرتے ہیں اولی الامر منکم میں داخل قرار دے وہ قرآن پاک کی نصوصِ صریحہ کی مخالفت کرتا ہے، انگریزی قانون کے ماتحت خلافِ شرع حکم کرنے والے خواہ غیر مسلم ہوں خواہ نام کے مسلمان ہوں طاغوت ہیں، اولی الامر میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے۔

رہی یہ بات کہ ریاستِ پاکستان اسلامی ہے تو اگر ریاست سے مراد ملک ووطن ہو تو یہ بات تو یقینی ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک اور وطن ہے اور اگر ریاست سے مراد حکومت ہو تو نہ حکومت اسلامی ہے اور نہ ہی خود مختار ہے، بلکہ حکومتِ پاکستان غیر شرعی، ظالم اور امریکا و مغربی طاقتوں کی کٹھ پتلی اور غلام ہے، پاکستان کی فوج برطانیہ کی تیار کردہ فوج کا تسلسل ہے جو ہمیشہ مسلمانوں اور اسلامی اقدار کے خلاف کرائے کی فوج کے طور پر استعمال ہوئی ہے، اس حوالے سے پاکستانی فوج کی ایک طویل سیاہ اور شرمناک تاریخ ہے، جس کے بیان کا فی الحال موقع نہیں۔

کسی حکومت کے اسلامی ہونے کے لئے مفتی اعظم مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ احسن الفتاوی جلد 6 صفحہ 21 میں فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی حکومت اسلامی احکام کو نافذ نہ کرے اُس وقت تک وہ اسلامی حکومت نہیں۔

فتاوی بینات جلد: 2، صفحہ: 291میں محدث العصر استاذ الاساتذہ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اولی الامر کی اطاعت اور توقیر وتعظیم کا حکم دیا ہے اُن سے مراد وہی امراء ہیں جو حدود اللہ قائم کرتے ہیں، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں، خود عالم دین ہیں یا کم از کم تعلیم دین اور اقامتِ شرعیہ کا فریضہ ادا کرنے پر قائم ہیں، ان کی اطاعت شریعت ودین کا جز ہے، اگر کوئی امیر یا حاکم وقت خلافِ شریعت حکم دے تو خود اس کی شرعی حیثیت ختم ہو جاتی ہے، تو اس کی اطاعت تو کیا بلکہ مخالفت کرنی ہوگی۔

مفتی نظام الدین شامزئی صاحب اپنے فتوے میں لکھتے ہیں:

اسلامی ممالک کے جتنے حکمران اس صلیبی جنگ میں امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں اور اپنی زمین، وسائل اور معلومات ان کو فراہم کر رہے ہیں وہ مسلمان پر حکمرانی کے حق سے محروم ہو چکے ہیں، تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ان حکمرانوں کو اقتدار سے محروم کریں، چاہے اس کے لیے جو بھی طریقہ استعمال کیا جائے۔

اسی طرح مفتی نظام الدین شامزئی صاحب اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں:

اور یہ جو منافق ہم پر مسلط ہیں سب سے پہلے ان کے خلاف اٹھ کر مسلح جہاد کرنا ہوگا، میں قلم کا جہاد نہیں کہہ رہا ہوں، میں زبان کا جہاد نہیں کہہ رہا ہوں، بہت کر چکے ہم، بہت کر چکے قلم کا جہاد، بہت کر چکے زبان کا جہاد، اب ان کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں ، اگر مسلمان نوجوانوں میں قوت ہے تو اٹھ کر ان کا گلہ دبا دیں، یہ سروں کی فصل پک چکی ہے، اور یہ گرنے کے لیے تیار ہے۔

طالبان باغی نہیں، بلکہ کھلے باغی تو پاکستانی سیکیورٹی ادارے ہیں کہ وہ شریعت کے مقابلے میں مجاہدین کے خلاف برسرپیکار ہیں، مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد: 7، صفحہ :535 میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

طالبان محض اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے لڑ رہے ہیں، اس لیے وہ ان شاء اللہ حق پر ہیں، اور باقی لوگ ان کے مقابلے میں باغیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

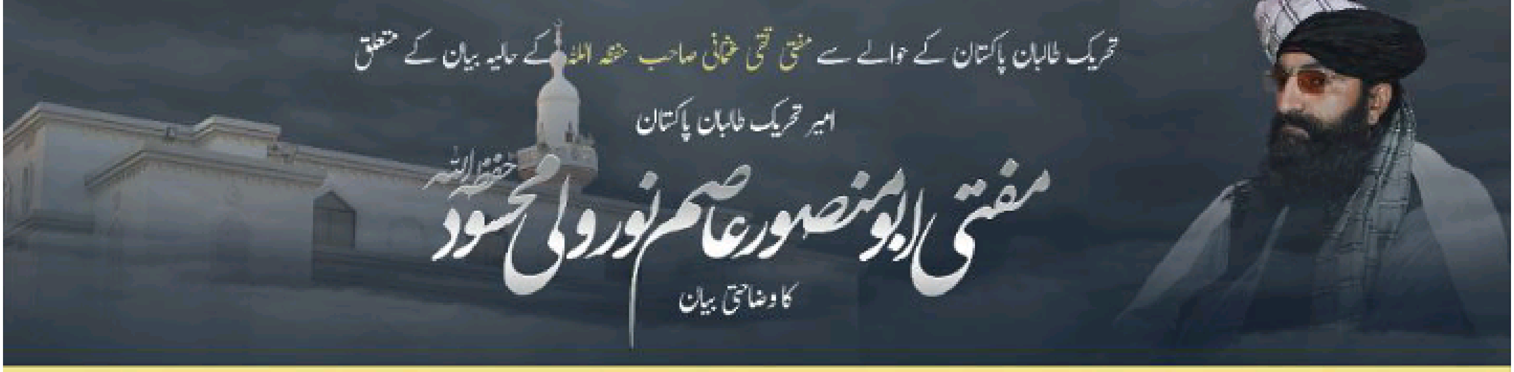

دوسری بات یہ کہ ہم نے آپ حضرات کو یہ بات نہیں کہی تھی کہ ہم آئندہ ہتھیار نہیں اٹھائیں گے، ہم اس بات کی مکمل تردید کرتے ہیں، ہم نے یہ بات نہیں کہی۔

الحمد للہ! جہادِ پاکستان ہم نے شرعی دلائل کی روشنی میں شروع کیا تھا، پانچ سو سے زائد جید علماء کرام کے فتویٰ سے یہ مقدس جہاد شروع ہوا تھا، جس میں ہزاروں جوان شہید ہوئے، اور ہزاروں جوانوں نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، اور ہزاروں لاپتہ ہیں، اور ہزاروں جوان آج بھی میدانِ جہاد میں مصروفِ عمل ہیں، روزانہ کی بنیاد پر پاکستان کی اسلام دشمن فوج کو ٹھکانے لگا رہے ہیں اور خود بھی اپنا مبارک لہو بہا کر ان سے اپنی پاک جہادی اور اسلامی سرزمین آزاد کرانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

الحمد للہ! ہمارا مقدس جہاد امید کے ایک معیاری پڑاؤ میں داخل ہو چکا ہے، ایک محاذ پر جہادی عمل کے ذریعے شیطانِ اکبر اور اس کے اتحادیوں کو تاریخی شکست دی جاچکی ہے، جبکہ دوسرے محاذ پر بھی ہم منظم ہو چکے ہیں، اور بڑی مستعدی کے ساتھ ہم نے اس پر کام شروع کر رکھا ہے، جس سے ہم پُر امید ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس سے ہمیں قوی امید ہے کہ ہمیں پاک سرزمین پر فتح سے نوازیں گے جیسے افغان سرزمین پر ہمیں نوازا، جہاد ایک مُعجِز فریضہ ہے، اس کے نتیجہ میں اُس چیز کو وجود ملتا ہے جو بظاہر ناممکن ہو۔

تیسری بات یہ کہ مفتی تقی عثمانی صاحب کے بیان سے عوام الناس کو یہ اشتباہ ہوتا ہے کہ گویا تحریک طالبان پاکستان گناہوں کی وجہ سے افواج پاکستان کی تکفیر کرتی ہے، حالانکہ حقیقت ایسی نہیں، دیگر مسائل کی طرح تکفیر کے موضوع میں بھی تحریک طالبان پاکستان کا مسلک اہل سنت والجماعۃ کا ہے کہ گناہوں پر ہم کسی کی تکفیر نہیں کرتے۔

مفتی صاحب کے بیان میں جو یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے بچوں، عورتوں اور علماء تک کو نہیں بخشا۔ اس بیان پر ہمیں انتہائی افسوس ہے، شاید مفتی صاحب کو حقائق کا علم نہیں، ہم نے تو بچوں، عورتوں اور علماء کو شہید نہیں کیا۔ لگتا ایسا ہے کہ مفتی صاحب کے سامنے دشمن نے بعض واقعات کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ گویا وہ تحریک طالبان پاکستان کے کام ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ بچوں، عورتوں اور علماء کے قاتل یا تو براہِ راست پاکستانی سیکیورٹی ادارے ہیں یا پاکستانی اداروں کے زر خرید لوگ ہیں۔ ہم نے تو اِن مظلوموں کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی خاطر نہ صرف یہ کہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے بلکہ ایسی قربانیاں دیں جن کی نظیر ماضیٔ قریب میں کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر تحریک کی طرف منسوب کسی شخص نے ناجائز قتل کیے ہوں تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے، تحریک طالبان پاکستان اس سے پہلے بھی برات کا اعلان کر چکی ہے اور اب بھی کرتی ہے۔ تحریک کے اہداف تحریک کے لوائح میں واضح ومتعین ہیں، اگر شرعی عدالت میں اس کا یہ جرم ثابت ہو جائے تو ہم اسے شریعت کے مطابق سزا دینے سے بالکل نہیں ہچکچائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مفتی صاحب کی یہ بات کہ علماء نے روس وامریکہ کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا، لیکن آپ نے اسے مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔

اس بارے میں عرضِ خدمت ہے کہ جب افغانستان پر پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے تعاون سے امریکہ ونیٹو نے حملہ کیا اور اس کے نتیجے میں آزاد قبائل کی طرف افغان مجاہدین وغیرہ ہجرت پر مجبور ہوئے اور پاکستانی عوام بالخصوص آزاد قبائل نے انہیں پناہ دی تو افواج پاکستان نے امریکی حکم پر مہمان مجاہدین اور قبائلی عوام کے خلاف ظالمانہ اپریشنوں کا سلسلہ شروع کیا، ان اپریشنوں کے خلاف اُس وقت ملک کے جید وممتاز 500 سے زائد علماء کرام نے ایک فتویٰ جاری کیا تھا، جس میں علماء کرام نے افواج پاکستان کے اپریشنوں کو ناجائز وحرام کہا تھا، افواج پاکستان کو قطاع الطریق اور ڈاکو کہا تھا، ان کے مارے جانے کی صورت میں انہیں مردار کہا تھا، ان کی نمازِ جنازہ کے بارے میں قطاع الطریق ورہزنوں والے احکامات جاری کیے تھے، جبکہ بالمقابل قبائلی مجاہدین وعوام کے اقدام کی تائید کی تھی، مارے جانے کی صورت میں انہیں شہید کہا تھا۔ ہم اُس فتویٰ کی بات کرتے ہیں جو "وانا اپریشن سے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

آخر میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ جن علماء کو ہمارے جہاد میں شکوک وشبہات ہوں اور دلائل کی روشنی میں ہمارے ساتھ افہام و تفہیم کے لیے مکالمہ کرنا چاہیں تو ثالث کے وجود میں ہم ہر وقت اس کے لیے تیار ہیں۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین